سوال

(490) کعبہ کے اندر نماز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
کیا باہر کی نسبت کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے۔ ؟ اور انسان نے کعبہ کے اندر جو دیکھا ہو کیا لوگوں کے سامنے اسے بیان کرنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کعبہ کے اندر نماز مستحب ہے۔ بشرطیکہ وہاں تکلیف مشقت اور لوگوں کو ایزاء پہنچائے بغیر با آسانی نماز پڑھنا ممکن ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کعبہ کے اندر داخل ہو کر نماز ادا فرمائی تھی۔ جیسا کہ ''صحیحین'' سے ثابت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ کعبہ سے باہر غمگین ہو کر نکلے اور فرمایا :

«انی اخشی ان اکون قد شققت علی امتی» (سنن ابی داؤد)

''مجھے خدشہ ہے کہ شاید میں نے اُمت کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔''

اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«صلی فی الحجر فانہ من البیت» (سنن ابی داؤد)

''حجر میں نماز پڑھ لو وہ بھی بیت اللہ ہی کا حصہ ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا مستحب ہے۔ قربت اور اطاعت ہے۔ اور اس میں فضیلت بھی زیادہ ہے۔ لیکن اس کے لئے مزاحمت نہیں ہونی چاہیے۔ نہ لوگوں کو کوئی ایذاء پہنچائی جائے اور نہ ایسا اقدام کیا جائے جس سے اپنے آپ کو یا لوگوں کو تکلیف ہو۔ اس فضیلت کے حصول کے لئے حجر میں نماز پڑھنا بھی کافی ہے۔ کہ وہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے۔ بیت اللہ کے نقش ونگار یا اس کی چھت اور دیوار کے بارے میں لوگوں کے سامنے بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ میں نے وہاں یہ دیکھا ہے۔ سنت یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہو کر آدمی دو رکعت نماز ادا کرے۔ بیت اللہ کے نواح میں تکبیریں کہے اور آسانی کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں جو دعاء کرنا ممکن ہو وہ کرے خصوصاً جامع قسم کی دعاؤں کو پڑھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور نواح میں تکبیریں کہیں اور پھر دعاء فرمائی۔ اور یہ تمام امور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ (شیخ ابن باز رحمة اللہ علیہ)
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صفحہ نمبر412

محدث فتویٰ